الله

نور

السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰة فیہا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۳ — نمبر ۱۸

۱۵ ستمبر ۱۹۲۹ء — ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے — مقامِ اشاعت

قادیان دارالامان

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
حفظانِ صحت — تپ دق	۳/۴	مریم شاہ نواز
باہمی اتحاد لازمۂ ایمان ہے	۶/۷	اہلیہ مولانا سرور شاہ
مُردے کا دفن بہتر ہے	۸/۱۰	امۃ اللہ فتح محمد
صداقت اسلام	۱۰/۱۱	امۃ الحفیظ گوہر دین
آداب مجلس	۱۲/۱۳	مریم ام طاہر
اخلاق فاضلہ	۱۳/۱۶	سردار بیگم فضل شاہ
مسجد اقصیٰ	۱۶	سکینۃ النساء ام جنید
سرور کائنات کی زندگی — سیلاب	۱۶/۱۷	ماخوذ

نظم

شب ہجراں مصیبت! کھینچکر شمشیر پھرتی ہے
مری آنکھوں میں ہر دم موت کی تصویر پھرتی ہے

میں مانوں چھوڑ دوں! لیکن مرا دل کس طرح مانے
محبت کی غضب! اک آہنی زنجیر پھرتی ہے

دیا ہے جب سے دل! آرام کی صورت نہیں دیکھی
میری قسمت مجھے کرتی ہوئی تشہیر پھرتی ہے

نہ دن کو چین آتا ہے! نہ شب کو نیند آتی ہے
جدائی کیا مرے پیچھے پڑی بے پیر پھرتی ہے

وہ کیا خوش بخت ہیں پھنستے نہیں جو دام الفت میں
کہ یہ زنجیر تو ہر وقت دامن گیر پھرتی ہے

شمیم مضطرب کی ہے دعا! لیجو بچا مولا
کہ آفت ناگہانی! زیر چرخ پیر پھرتی ہے

KHILAFAT LIBRARY

حکمت کے سوال و جواب

نمبر شمار	سوال	جواب
۳۱	آدمی کی حرص کس طرح دور ہو؟	قبروں کی لوحیں پڑھنے سے
۳۲	زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے؟	خوشی سے
۳۳	حسد کس سے کرنا چاہیئے؟	اپنے نفس سے
۳۴	بلند ہمت کون ہے؟	غربت میں خوش رہنے والا
۳۵	دنیا کس کا نام؟	جو آخرت میں کام نہ آئے
۳۶	کس مرض سے اطباء عاجز ہیں؟	بیوقوفی سے
۳۷	عمر کا اعلیٰ شغل کیا رکھنا چاہیئے؟	علم کی تحصیل
۳۸	کونسا لباس احسن ہے؟	تقویٰ
۳۹	آدمی میں سب سے بڑی چیز کونسی؟	سچائی
۴۰	پرانا نہ ہونیوالا کونسا پیراہن ہے؟	نیکنامی
۴۱	بڑائی کس میں؟	بڑوں کا کہنا ماننے میں

(جنید قادیانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۹ء

KHILAFAT LIBRARY

حفظان صحت

تپ دق

(گذشتہ سے پیوستہ)

قوت مدافعت ہر انسان میں کسی حد تک تپ دق کے مقابلہ کی طاقت ہوتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ کئی مریض بغیر علاج کے اچھے ہو جاتے ہیں۔ نیز ۷۰ فیصدی انسان ۱۶ برس کی عمر تک (شہروں کے رہنے والے) اس مرض سے متأثر ہو جاتے ہیں لیکن مرض کا ظہور بہت کم آدمیوں میں ہوتا ہے۔ ادھیڑ عمر میں قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ جوانی میں خفیف حملے ہوتے رہتے ہیں۔ بعض قوموں میں یہ مرض کم ہوتا ہے۔ چنانچہ اٹلی کے باشندے اور یہودیوں میں نہیں پایا جاتا جس کی وجہ اُن کی قومی قوت مدافعت ہے۔ جو قوم تہذیب کے مرکز دل سے دور ہو جائے وہ جلد متأثر ہو جاتی ہے۔ جنگ یورپ میں یہ علم بھی حاصل ہوا کہ وہ لوگ جن کے ملک میں تپ دق نہیں تھا۔ وہ دوسروں سے ملنے کی وجہ سے تپ دق سے متأثر ہو گئے ؛

قوت مدافعت جسم اور ماحول کی صفائی اور تازہ ہوا اور اچھی غذا سے بڑھ جاتی ہے۔ کوئی بے اعتدالی جو آدمی کو یکلخت کمزور کر دے۔ اس سے قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ اس بیماری میں بہت مضبوط اور قوی نوجوان جلد قابو آ جاتے ہیں۔ (عام خیال یہ ہے کہ کمزور اور لاغر جلد متأثر ہوتے ہیں) اگر بار بار اور تھوڑے وقفہ کے بعد تپ دق کا اثر ہو۔ تو اس سے بھی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے پس ضروری ہے۔ کہ ایسے مواقع سے بچا جائے۔ تپ دق کا جرم جسم میں کئی دفعہ داخل ہوتا ہے مگر مرض کا ظہور صرف ایک دفعہ ہوتا ہے۔ شدید امراض مثلاً خسرہ۔ کالی کھانسی۔ نمونیا کے بعد قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ تپ دق کا مرض ورثہ میں بچہ کو نہیں ملتا۔ صرف میلان ہوتا ہے۔ جن کو گائے کا کچا دودھ پلایا جائے۔ اُن کو خنازیر کا مرض بچپن میں عام ہوتا ہے اور بڑے ہو کر پھیپھڑوں میں نہیں جاتا۔ چیچک کی قسم کا ایک ٹیکہ تپ دق کا بھی لگایا جاتا ہے۔ مگر یہ عمل ابھی ابتدائی ہے ؛

جرم کی طاقت تپ دق کا جرم بہت نازک ہوتا ہے۔ اُبلتے ہوئے پانی میں بیس منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ سردی اچھی طرح برداشت کر سکتا ہے۔ معمولی پسینے کے پانی میں ایک

سال تک زندہ رہتا ہے۔ دھوپ اور روشنی میں چند گھنٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر اندھیرے میں بلغم کے اندر کئی ماہ زندہ رہ سکتا ہے۔ پس بلغم کو جراثیم سے پاک کرنے کا یقینی طریق جلانا ہے ٭

روک تھام کے طریق تپ دق کی روک تھام دو طرح سے ہو سکتی ہے۔ اوّل تپ دق کے اثرات سے بچنا۔ دوسرا۔ اپنی قوّتِ مدافعت کو بڑھانا۔

تپ دق کے اثرات سے بچنے کا طریق یہ ہے۔ کہ مریض کو الگ مکان یا الگ ہسپتال میں رکھا جائے۔ اور دودھ اُبال کر پلایا جائے۔ مریض اور دیگر لوگوں کو اس بیماری کی روک تھام کی تعلیم دینی چاہیئے تپ دق کے بیمار کی تمام مستعملہ اشیاء ادویہ سے پاک کرنی چاہیئیں اور بلغم کو جلا دینا چاہیئے۔ غیر محتاط مریض کے قریب آنے سے بچنا چاہیئے۔ مرض کی تشخیص فوراً ڈاکٹر سے کرانی چاہیئے۔ اپنی قوّتِ مدافعت بڑھانے کے طریق یہ ہیں۔ تازہ ہوا میں رہنا۔ مقوّی غذا کھانا۔ تھکان اور بے اعتدالیوں سے بچنا۔ نیز حفظِ صحت ذاتی کا خیال رہائش وغیرہ کا اعلیٰ انتظام بھی ضروری ہیں۔ جو غریب لوگ ہوں۔ ان کو آمد کے ذرائع بڑھانا اور خورد و نوش کی اشیاء کی قیمت کم کر دینی چاہیئے۔ سکول کھلی ہوا میں ہونے چاہئیں ولایت اور امریکہ میں اس عمل سے تپ دق کے رفع ہونے میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ننھے بچوں اور چھوٹے لڑکوں کو خصوصیت سے بچانا چاہیئے۔ کیونکہ انسان بچپن میں ہی تپ دق سے متاثر ہوتا ہے ٭

ذاتی حفظ ما تقدّم تپ دق کے اثرات سے بچو۔ اور حفظِ صحت ذاتی کا بہت خیال رکھو۔ پاکیزہ اور طبعی اور اعتدال پر مبنی زندگی بسر کرو۔ تپ دق کے مریض کے قریب نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ خصوصاً بچوں کو ایسے مریض سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے۔ تیمارداری کے لئے چند منٹ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر لمبی اور گہری صحبت سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ کمرہ چھوٹا اور تنگ و تاریک ہو۔ مریض کے کمرہ میں یا اس کے ساتھ نہیں سونا چاہیئے۔ مریض کے مستعملہ برتن اور اس کا بچا ہوا عام طور پر نہیں کھانا چاہیئے۔ گرد و غبار سے آلودہ فضا سے بچنا چاہیئے۔ مشکوک اور مسلول گائے کا دودھ بالکل نہیں پینا چاہیئے۔ جن لوگوں کا سینہ تنگ اور اندر کو دبا ہوا ہو وہ تپ دق سے جلد متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو گہرے اور لمبے سانس لینے کی ورزش کرنی چاہیئے۔ زیادہ تر کھلی ہوا میں زندگی بسر کریں۔ اچھی مقوّی غذا تپ دق سے بچنے کے لئے بہت ضروری ہے اور علاج میں بھی ممد ہوتی ہے۔ قوّتِ مدافعت بڑھانے کیلئے آرام کرنا اور تکان سے بچنا۔ اور کھلی ہوا میں رہنا اور اچھی غذا کھانا۔ دھوپ اور روشنی کی آمد و رفت اور کمزور کرنے والے اثرات مثلاً۔ غم اور فکر اور سخت کام اور بے اعتدالی سے بچنا ضروری ہے۔ اگر معمولی زکام ہو۔ تو اس سے بھی بے پروائی نہیں کرنی چاہیئے۔ کھانسی اور زکام کا حملہ اگر بار بار ہوتا ہے۔ تو تپ دق کے قریب کر دیتا ہے۔ کمئ خون کمئ وزن لگاتار تکان انفلوئنزا۔ خسرہ کالی کھانسی ٹائی فائیڈ وغیرہ

امراض کے بعد تپ دق کا حملہ جلدی ہوتا ہے ٭

تعلیم اس کے علاوہ لوگوں میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں اور لیکچروں اور تصاویر اور سینما وغیرہ کے ذریعے اس مرض کی روک تھام کی تعلیم دینی چاہیئے ٭

بلغم میں احتیاط بلغم تپ دق پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ مریض کو چاہیئے۔ کہ بلغم کو کھدر یا کاغذ میں ڈالکر جلا دے۔ یا مٹی کے برتن میں لکڑی کا برادہ ڈال کر فنائل سے تر کر کے اس میں بلغم جمع کرتا رہے۔ پھر بعد میں اس برادہ کو جلا دیا جائے۔ مریض کو چاہیئے۔ کہ کھانستے اور چھینکتے وقت رومال منہ کے آگے رکھے۔ فرش پر ہرگز نہیں تھوکنا چاہیئے۔ مریض کے کمرے کو گاہے بگاہے صابن اور فنائل سے دھونا چاہیئے۔ ہوا اور روشنی اور دھوپ کو داخل ہونے دینا چاہیئے۔ اگر فرش کچا ہو۔ تو ۲-۳ فٹ زمین کھدوا دو ٭

تشخیص اور ابتدائی علامات اس مرض کی تشخیص فوری کرانی چاہیئے۔ کیونکہ خونی بلغم اور جراثیم کا نکلنا اس وقت کی علامات ہیں جبکہ مریض قریباً لاعلاج ہو چکا ہو۔ پس ابتدائی اور مخفی تپ دق کی علامات جاننی ضروری ہیں۔ جو یہ ہیں۔ وزن دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ اور پچھلے پہر بخار ہو جاتا ہے۔ اگر بخار نہ بھی ہو۔ تو نبض کی حرکت تیز رہتی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کمزوری اور سستی کا احساس بہت ہوتا ہے۔ خون کم اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور کھانسی کی کبھی کبھی شکایت رہتی ہے۔ اگر یہ علامات پائی جائیں تو فوراً آرام کرنا چاہیئے مشقت کے کام کو ملتوی کر دینا چاہیئے کھلی ہوا میں رہنا اور غذا اچھی کھانی اور آب و ہوا تبدیل کرنی چاہیئے۔ غذا مقوی۔ گوشت۔ انڈہ وغیرہ کھاؤ اور مچھلی کا تیل بھی شروع کر دو۔ فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح قوتِ مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ اگر علاج پہلی سٹیج میں شروع ہو جائے۔ تو صحت ضرور ہو جاتی ہے (ہو الشافی)

KHILAFAT LIBRARY

بچوں میں تپ دق اصل میں یہ مرض بچوں کا ہے۔ جیسے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ ۷۰ فی صدی بچے ۱۶ برس کی عمر تک تپ دق سے متأثر ہو جاتے ہیں۔ تپ دق والے گھر میں بچہ کا رہنا خطرناک ہے۔ بچوں میں تپ دق پھیپھڑوں میں نہیں لگتا۔ مگر خنازیری صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ بچوں کے سکول کھلی ہوا میں ہونے چاہیئے۔ اگر بچے کو پھیپھڑوں میں تپ دق لگ جائے۔ تو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ٭

عام ہدایات بہتر تو یہی ہے کہ شہر سے الگ مکان میں مریض کو رکھا جائے۔ مرطوب جگہ اور ہوا مریض کے لئے مضر ہے۔ (چونکہ یہ جرم نباتاتی مادہ کا بنا ہوا ہوتا ہے اس لئے مرطوب ہوا مضر ہوتی ہے) کھڑکیاں اور روشندان کھلے ہونے چاہئیں۔ مریض کو چاہیئے کہ کسی بچہ کا منہ نہ چومے۔ نیز اسکو بلغم نہیں نگلنی چاہیئے۔ اس طرح پیٹ میں جراثیم چلے جاتے ہیں۔ منہ ڈھانپ کر سونا نہیں چاہیئے۔ منہ کے

KHILAFAT LIBRARY

راستے سانس لینے سے پرہیز کرنی چاہیئے +

ایک ذوقی بات تھوکنے کی عادت خراب ہے اس سے تپ دق پھیلتا ہے۔ پس زمین پر تھوکنا نہیں چاہیئے۔ ضرورتاً بلغم نکالنا ہو۔ تو رومال یا کاغذ میں لیکر اسکو صاف کرلینا یا جلادینا چاہیئے۔ ہم مسلمانوں کے نزدیک مسجد میں تھوکنا (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم ماتحت) منع ہے۔ پس اگر انسان تمام فرش زمین کو (حدیث نبوی جعلت لی الارض مسجداً کے ماتحت) مسجد ہی سمجھے تو پھر اس عادت سے رکنا آسان ہے +

خاکسارہ مریم از مشرقی افریقہ

باہمی اتحاد لازمۂ ایمان ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○

اے ایمان والو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑے غضب کی بات ہے۔ کہ تم وہ کہو جو کرو نہیں۔ یقیناً اللہ انکو پسند کرتا ہے۔ جو اللہ کی راہ میں ایسے صف باندھکر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ سے ملائی ہوئی دیواریں ہیں جن کی کوئی اینٹ دوسری اینٹ سے کسی طرح جدا نہیں ہوتی۔ اس آیت میں خداوند تعالےٰ نے پہلے ہی مومن کے خطاب سے یاد کرکے بتایا ہے۔ کہ تم تو اپنے آپکو مومن کہتے ہو۔ اور مومن وہ ہوتا ہے۔ جو توحید کا اعتقاد رکھتا ہے۔ یعنی ایک خدا کو مانتا ہے اور ہر ایک اعتقاد کا ایک اثر اور ثمرہ ہوتا ہے۔ اور توحید کے اعتقاد کا اثر اور ثمرہ اتحاد ہے۔ کیونکہ توحید کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر ایک مومن یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ ہم سب غلام اور بندے ہیں۔ اور ہم سب کا آقا اور مالک ایک ہی ہے۔ جو اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ غلام اور بندے کا نہ اپنا کوئی گھر ہوتا ہے۔ اور نہ جائداد اور نہ کوئی ملکیت۔ بلکہ جو کچھ بھی وہ حاصل کرتا ہے۔ وہ بھی آقا ہی کا ہو جاتا ہے۔ اور نہ اسکا اپنا کوئی مقصد یا کام ہوتا ہے۔ بلکہ اسکا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے آقا کا کام کرے۔ تو جب ایک ہی آقا کے چند غلام ہوں تو ضرور ان میں اتحاد ہوگا۔ کیونکہ ان سب کا گھر آقا کا ہی گھر ہے۔ اسی طرح ان سب کی جائداد کوئی نہیں وہ بھی آقا ہی کی جائداد ہے۔ لہٰذا جائداد کی وجہ سے بھی ان میں کوئی اختلاف اور لڑائی نہیں ہوگی۔ اسی طرح انکا اپنا کوئی کام نہیں۔ بلکہ سب ایک ہی آقا کا کام کرنیوالے ہیں۔ پس کام کی وجہ سے بھی ان میں کوئی اختلاف اور لڑائی نہیں۔ ان کی اولاد اور انکی ہر ایک چیز بھی ایک ہی آقا کی ملکیت ہے۔ لہٰذا اسکی بنا پر بھی ان میں کوئی اختلاف اور لڑائی نہیں ہو سکتی۔ ان سب کا مقصد اپنا کوئی نہیں انکا مقصد ایک ہی آقا کا مقصد ہے۔ لہٰذا مقاصد میں بھی انکا کوئی اختلاف اور لڑائی نہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اختلاف۔ لڑائی اور تفرقہ انہی امور کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ پس جب مومن توحید کا

قائل ہے - اور کہتا ہے - کہ ہم سب کا ایک ہی آقا ہے اور ایک ہی آقا کے غلاموں میں گھر بار جائداد املاک - کاروبار - مقاصد وغیرہ - ان سب امور میں کوئی اختلاف نہیں - کہ جن کی وجہ سے اختلاف اور لڑائی اور تفرقہ پیدا ہوا کرتا ہے - بلکہ یہ سب امور ان کے ایک ہی آقا کے ہیں - اور یہ سب بھی اسی ایک آقا کے غلام ہیں - لہٰذا ان میں کوئی اختلاف اور لڑائی تفرقہ نہ ہونا چاہیئے - پس ثابت ہوا - کہ توحید کا لازمہ اتحاد تھا - تو اسی وجہ سے مومنوں کو اس خطاب کے ساتھ مخاطب کرکے یاد دلایا ہے - کہ جب تم منہ سے اپنے آپکو توحید کا قائل بتاتے ہو - جس کا لازمہ اتحاد ہے - تو پھر تمہاری شان سے بالکل بعید ہے کہ تمہارے اس .. قول کے خلاف تفرقہ - لڑائی - اختلاف ظاہر ہو - جو کہ اتحاد کے منافی ہیں - اگر خدا نخواستہ تمہارے عمل سے ایسا ظاہر ہو - تو پھر تم پر صادق آئیگا - کہ تم منہ سے وہ بات ظاہر کرتے ہو - جسکو کرتے نہیں - کیونکہ تم منہ سے توحید کا اظہار کرتے ہو جس کا لازمہ اتحاد ہے - لیکن اتحاد تمہارے افعال سے ثابت نہیں ہوتا - بلکہ تفرقہ ثابت ہوتا ہے - پس اس صورت میں تمہارے ملزم کرنے کے لئے تم سے یہ سوال ہو سکتا ہے - کہ تم کیوں ایسی بات منہ سے کہتے ہو - جو کرتے نہیں حالانکہ تمہارے آقا کے نزدیک یہ بڑا غصہ دلانے والی بات ہے - کہ تم منہ سے وہ کہو - جو کرو نہیں *

اور یہ مت سمجھو - کہ اتحاد کوئی ناممکن العمل چیز ہے - اور نہ یہ سمجھو کہ ایک معمولی سی چیز ہے - اسکے واسطے اپنے آپکو کیوں مشقت میں ڈالیں - اس لئے کہ سب سے زیادہ اتحاد کا قائم رکھنا اسی وقت دشوار ہو سکتا ہے - کہ جب اتحاد قائم رکھتے ہوئے مال و جان کا خطرہ ہو - سچے مومن اور توحید کے قائل جب اپنے آقا کے حکم کے ماتحت اسکے اعداء سے جنگ کرتے ہیں - تو باوجودیکہ مال و جان خطرے میں ہوتے ہیں - وہ بنیان مرصوص کی طرح اسوقت بھی اتحاد قائم رکھتے ہیں - بلکہ پہلے سے بھی اسکو اور مضبوط کر دیتے ہیں - اور پھر اس کا ثمرہ یہ ہوتا ہے - کہ وہ اپنے محمود آقا کے لئے ایاز بنکر محبوب ہو جاتے ہیں - خداوند تعالیٰ ہم کو بھی اسی طرح اتحاد کرنے اور خطرے کی گھڑیوں میں بھی اسکو قائم کرنے کی توفیق عطا کرکے اپنے پیارے مولا کی رضا حاصل کرنیکا موقعہ دے آمین *

اہلیہ مولوی سید سرور شاہ صاحب

جزاکم اللہ - نہایت لطیف نکتہ قرآنی بیان فرمایا (ایڈیٹر)

KHILAFAT LIBRARY

آلو کے کباب

آدھ پاؤ قیمہ باریک کٹوا کر معمولی ترکیب سے پر چڑھا دیں دو عدد انڈے اُبال کر تولہ بھر ادرک باریک کر کے قیمہ ملا دیں لونگیں چار عدد مرچ سیاہ بیس عدد الائچی کلاں دو چار عدد نمک حسب پسند پیس کر یہ بھی قیمہ میں ملا دیں پھر آلوؤں کو ابال کر باریک پیس لیں ایسا کر لیں کا سل بٹہ کے الگ ہونا مشکل ہو جائے اسکے بعد آلو کی ٹکیاں بنا کر اس میں قیمہ بھر دیں اسکے بعد کسی کڑھائی میں آدھ پاؤ گھی خوب گرم کریں اور اس گھی میں یہ شامی کبابوں کی طرح تل لیں - بیکم خرچ اور نہایت خوش ذائقہ کباب ہونگے *

(سکینۃ النساء)

مُردے کا دفن بہتر ہے

KHILAFAT LIBRARY

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

فخر موجودات۔ سرورِ کائنات نبی اکرم سرورِ کونین آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں) نے نہ صرف زندوں پر احسان فرمایا ہے۔ بلکہ مُردوں کو بھی اپنے فیض سے محروم نہ رکھا۔ عام بہنوں کو معلوم ہے۔ کہ اسلام نے مُردہ کو دفن کرنیکی اجازت دی ہے۔ گو دوسرے مذاہب جلاتے ہیں۔ یا دریا بُرد کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ بات کم بہنوں کو معلوم ہوگی۔ کہ اسلام نے دفنانے میں کیا حکمت رکھی ہے۔

(۱) چونکہ انسان کا جسم مٹی کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ جب روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ تو مٹی کا ڈھیر رہ جاتا ہے۔ مٹی کو مٹی کے سپرد کیا جائے۔

(۲) قبور کو دیکھ کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان اپنے انجام کو دیکھ کر ڈر جاتا ہے۔

(۳) مُردہ کے دفن کرنے سے حیوانوں کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جوں جوں سائنس ترقی کر رہی ہے۔ اسلام کی خوبیاں زیادہ طور پر واضح ہو رہی ہیں۔ اب سائنس سے یہ دریافت ہوا ہے۔ کہ زمین میں ہڈیاں وغیرہ ڈالنے سے زمین قابلِ زراعت بن کر زیادہ پیداوار نکالتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میونسپل کمیٹی آج بھی قبرستان سے لاکھوں روپے کا فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ اور گھاس وغیرہ سے حیوانات پرورش پا رہے ہیں قبرستان کے اندر طرح طرح کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ قسم قسم کے پھول نظر آتے ہیں۔ جنکو فروخت کر کے لاکھوں انسان اپنی روزی حاصل کر رہے ہیں۔ ان واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم یقیناً خدا کی طرف سے تھے۔ اور اگر کوئی انسان دماغ میں ذرہ بھر بھی عقل رکھتا ہو۔ تو معلوم کر سکتا ہے۔ کہ آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے ایسی باتیں کہنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔

(۴) نشان قائم رہتا ہے۔ اور اہل قبور کے لئے دُعا کی جاتی ہے۔ جس سے اہل قبور کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی اہل اللہ قبرستان میں آکر دُعا کرے۔ اور خداوند کریم دُعا قبول کر لے۔ غرضیکہ جوں جوں اسلام کی تعلیم پر غور کرتے جاؤ۔ نور ہی نور نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالکل درست فرماتے ہیں۔ اور کیا خوب فرماتے ہیں:۔

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

ہندو لوگ مُردے کو جلاتے ہیں۔ اگر کسی بہن نے شمشان بھومی (مُردہ جلانے کی جگہ) کو دیکھا ہوگا۔ تو اسپر اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ وہاں چاروں طرف حسرت اور مایوسی کا سماں نظر آتا ہے۔ درخت اور گھاس کا نام تک نہیں پایا جاتا۔ اگر ویدک ریتی کے مطابق مُردے کو جلایا جائے۔ تو کئی سو روپے کے لگ بھگ خرچ اُٹھاتے

جیسا کہ سوامی دیانند جی اپنی ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں:-ملاحظہ ہو صفحہ ۶۵۸ "مُردہ کے لئے تین ہاتھ گہری اور ساڑھے تین ہاتھ چوڑی۔ پانچ ہاتھ لمبی ویدی جس کی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھودنی چاہیئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہیئے اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہیئے۔ کم از کم آدھ من صندل ڈالے۔ زیادہ چاہے جسقدر ہو۔ اگر تگر کافور وغیرہ اور پلاش وغیرہ کی لکڑیاں ویدی میں جمانی چاہئیں۔ اور اسپر مردہ رکھ کر چاروں طرف ویدی کے اوپر منہ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر مردہ کو گھی وغیرہ کی آہوتی دیکر جلانا چاہیئے"

اب جائے غور ہے۔ کہ بیماری کے دنوں میں ہزاروں اور لاکھوں انسان مرجاتے ہیں۔ لڑائی کے اندر بیشمار لوگ ضائع ہو جاتے ہیں۔ انکے لئے ایسے سامان اکٹھے کرنے ناممکنات میں سے ہیں۔ اور غریب آدمی جو روٹی کا محتاج ہے۔ اسکی کیا بساط ہے کہ مردہ کو اس طرح جلا سکے۔ پس ثابت ہُوا۔ کہ یہ عمل ناقابل قبول ہے۔ اور انسانی طاقت پر ناقابل برداشت بوجھ ہے ٭

کراچی کے اندر ایک اور قوم رہتی ہے۔ جس کو زردشتی۔ گبر۔ آتش پرست اور پارسی کہتے ہیں۔ وہ مُردہ جانوروں کو کھلا دیتے ہیں۔ انکے ہاں یہ طریقہ رائج ہے۔ کہ جب انسان جان کنی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور زندگی کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ تو انکا گُردہ آتا ہے۔ وہ مُردہ انسان کے جسم کے جوڑ جوڑ کو توڑ کر الگ کر دیتا ہے۔ اب کسقدر حیرت کا مقام ہے۔ اور وہ شخص کس دل گُردے کا مالک ہے۔ جو مُردے کے اعضاء کو آناً فاناً توڑ دیتا ہے۔ اسکے بعد مُردہ کے جسم کو چیلوں اور گدھوں وغیرہ کو نوچ نوچ کر کھانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہم کو اسلام کے اندر پیدا کر کے بیشمار رحمتوں کا مالک بنایا۔ اسلئے اے مصباحی بہنو! تمھارا یہ اوّلین فرض ہے۔ کہ تم بھی اشاعت اسلام میں لگ جاؤ۔ اور تمام دنیا کو اس فیض سے بہرہ ور کرو۔ جس سے تم بہرہ ور ہو۔ اور اکناف عالم کے اندر ایک شور سا پیدا کر دو۔ کہ انبیاءؑ کا موعودؑ قادیان کے اندر جلوہ نما ہو چکا ہے اندھوں کو آنکھیں بخش رہا ہے۔ بیماروں کو شفا دے رہا ہے۔ مُردوں کو زندہ کر رہا ہے۔ اس نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا کر سورج تارے قائم کیئے ہیں۔ یعنی دنیا کا تعلّق از سرِ نو آسمان کے ساتھ قائم کر دیا ہے۔ اور اسکو روشنی پہنچانے کیلئے بڑے بڑے علماء پیدا کیئے ہیں۔ جو روحانی سورج اور تاروں کا کام دے رہے ہیں۔

خداوند کریم ہماری طاقت میں برکت دے۔ ہمارے ارادوں کو کامیاب بنائے۔ ہمارا ذرہ ذرہ احمدیّت پر فدا ہو ؎

نکل جائے دم اسکے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

خاکسارہ امۃ اللہ بیگم آف قادیان (اہلیہ بابو فتح محمد صاحب کلرک دفتر [illegible])

KHILAFAT LIBRARY

صداقتِ اسلام

حاملانِ تہذیب و آزادی و منکران و مخالفانِ اسلام سے ذیل کی گذارش ہے اگر وہ غور فرمائیں!!!

آج تہذیب حاضرہ کی مستورات کی عریانی بھی دوسری ترقیوں کے ساتھ انتہا پر پہنچ رہی ہے۔ مگر اس عریانی کی ضوچکانی سے جب تمازت ظاہر ہوتی معلوم ہوئی تو ایک "مقدس ہستی" نے اعلان کیا "میں دنیا چھوڑ دونگا اگر ہماری مستورات اب ایک انچ اور عریاں ہوئیں" مگر بیچارے تقدس مآب کی آواز صدا بصحرا ہو کر رہ گئی ؛

KHILAFAT LIBRARY

اناث و ذکور کا آزادانہ و بے حجابانہ خلا ملا اور آنکھیں چار ہونا بے حد ضرر رساں ثابت ہوا۔ چنانچہ کاہلی، انتشار دماغ، اختلاج قلب، دیوانگی، اسکے علاوہ آئندہ نسل کمزور اور کم۔

اس نقصان کی تلافی کی کوشش کرتے ہوئے حکومت نے چاہا کہ اس بیجا خلا ملا کی روک تھام کی جائے مگر اس صاحبِ اقتدار کا رعب بھی کسی نے نہ مانا اور وہ غریب اپنے ارادہ میں ناکام ہی رہی ؛

دُختِ رز اہلِ مغرب کی نہایت محبوب ترین شئے ہے، یہ اپنی سحر کاری و دلفریبی سے انہیں بالکل از خود رفتہ کر رہی ہے اور اب انکی محویت یہاں تک بڑھی کہ

اب ایک نظر ہو فرامین اسلام پر!!

اسلام نے آتے ہی ارشاد فرمایا، اے مومنین و مومنات!! شرم حیا اپنا شیوہ بناؤ، اور برہنگی و عریانی سے احتراز کرو، خبردار!! کوئی تم میں سے خانہ کعبہ میں بھی بغیر کافی ستر کے نہ آئے۔

پس حکم کی دیر تھی معاً سب باپردہ ہو گئے! بغیر کسی چون و چرا کے!!! اور آجتک اسپر عمل درآمد چلا آتا ہے کیا مجال جو ذرہ بھر سرتابی ہوئی،

پھر بانئ اسلام نے حکم صادر فرمایا۔ اے مومنین و مومنات آپس کے بیجا خلا ملا سے پرہیز کرو، غضِ بصر اپنا شعار بناؤ،

اے مومنات مردوں کے سامنے کھلے منہ نہ آیا کرو، مردوں کے سامنے چہروں پر نقاب ڈال لیا کرو، تا تم تقویٰ و طہارت کو پا سکو اور!! دینی دنیوی ترقیوں کو اپنے اوپر وارد کر سکو،

آنِ واحد میں سب کے سب اس حکم کے عامل پائے گئے!!!

اہلِ عرب صدیوں سے دُختِ رز سے اُلفت رکھتے تھے اس کا رات دن استعمال تھا اور چھوٹے سے بڑے تک اسکی محبت میں محو تھے۔

دیگر اشغال میں نقص واقع ہونے لگا اور صحتیں کمزور پڑ گئیں یہ دیکھ کر قانون نافذ کیئے گئے کہ محکمۂ آبکاری بند ہوں شراب نوشی اور شراب فروشی دونو پر تعزیر ہو، دونو کے لئے خاص سزائیں جاری ہوئیں، دبدبۂ حکومت سے کام لیا گیا، مگر ان قوانین کا اثر فقط اسقدر ہوا کہ خاص خاص جگہوں کی بجائے شراب گھر گھر بنائی جانے لگی اور باوجود جبروت کے حکومت اہلِ ملک کی اس عادت پر قابض نہ ہو سکی ؛

شارعِ اسلام کے حکم سے ایک منادی نے پکارا - "اے اہلِ اسلام شراب تم پر حرام کیگئی!!" پھر کیا تھا؟ اس صدا کا کانوں میں پہنچنا تھا کہ خم کے خم زمین پر لنڈھا دیئے گئے جام بلوریں چکنا چور کر دیئے گئے اور پھر کسی کی زبان پر اسکا نام تک نہ آیا باوجود تیرہ ۱۳۰۰ سو سال ہو جانے کے آج تک بھی مسلم اس کو حرام جانتے اور بنظرِ تحقیر دیکھتے ہیں -

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا؟ قلوب پر فتح آسان نہیں! اور نہ یہ کسی سطوت و جبروت کے اختیار میں ہے - اے حامیانِ آزادی میری ایک! ہاں صرف ایک گذارش غور چاہتی ہے آپ سے!! - اور وہ یہ کہ اپنی روایتی "شمشیرِ اسلام" پر براہِ انصاف نظرِ ثانی کرو -

ہاں! ضرور سوچو! کہ کیا دلوں کو واقعی شمشیر فتح کر سکتی ہے؟ اگر جواب "ہاں" ہے تو پھر بتاؤ کہ کیوں تم اس بارے میں کامیاب نہ ہوئے!! کیا تمھارے پاس شمشیر نہیں؟ اگر ہے تو پھر کیا وجہ ہے تمھاری ناکامی کی - اگر نہ بتا سکو تو پھر میں بتاتی ہوں - خوب ذہن نشین کر لو کہ "اسلام" شمشیر سے نہیں وہ ایک دُرِّ یتیم سے نکلا تھا اسکے پاس تمھاری مانند شوکت و جبروت، اور دبدبۂ حکومت عنقا تھی، البتہ اسکے برعکس اس کے پاس وہ چیز تھی جو تمھارے پاس قطعاً نہیں، اور جس سے تم بالکل نابلد، خالی، اور کورے ہو، وہ چیز تائید خداوندی، اور نُصرتِ الٰہی تھی،

KHILAFAT LIBRARY

علاوہ بریں صداقت اسلام کی عظیم الشان دلیل!!!

(امۃ الحفیظ بیگم شمیم از چوسے اپر برما)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

الحمد للہ ہماری آٹھویں میٹنگ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ کے مکان پر مورخہ ۱۰ ۸/۲۹ بوقت صبح ۸ بجے منعقد ہوئی - تعداد حاضرین قریباً ۳۰ تھی - چند تقریروں اور چندہ کی ادائیگی پر جلسہ برخاست ہوا ؛ خاکسارہ سلمہ خاتون سکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ دار السلام

آداب مجلس

KHILAFAT LIBRARY

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بنی نوع انسان میں سے سب سے بہتر قابل تقلید نمونہ ہیں آپ نے اخلاق حسنہ ہر ایک پہلو کے لحاظ سے ہمیں عملاً بتائے ہیں - اس وقت آپ کا طرز عمل آداب مجلس کے لحاظ سے بیان کرتی ہوں، تعلیم یافتہ اور متمدن انسان اور جاہل اور غیر مہذب انسان میں اگر کوئی چیز بیّن طور پر امتیاز کر سکتی ہے تو وہ صرف "آداب مجلس" ہی ہیں غیر متمدن شخص مجلس میں اور مجالس کے علاوہ بھی یکساں طور پر ہی رہتا ہے - مگر مہذب آدمی مجلس میں آ کر اکثر ان باتوں کو ترک کر دیتا ہے جن کو کہ وہ علیحدگی میں کرتا ہے غیر مہذب کو اپنے نفس پر اپنی زبان پر اپنی حرکات پر قابو نہیں ہوتا - مگر ایک مہذب آدمی مجلس میں آ کر دوسروں کا خیال رکھتے ہوئے اپنے آپکو تکلیف میں ڈالنا بہتر سمجھتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ کے متعلق تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ دوران خطبہ میں سامعین بالکل کلام نہ کریں آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی بولتا بھی ہے تو اسکو چپ نہ کرایا جائے اس سے مراد یہ تھی کہ تا خطیب کی باتیں سب سن سکیں یہ ادب مجلس صرف خطبہ جمعہ کے متعلق نہیں بلکہ ہر ایک تقریر کے متعلق ہے عورتیں اس معاملے میں مہذب دنیا سے کئی صدیاں پیچھے ہیں تقریر ہو رہی ہوتی ہے مقرر اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر اپنی مفید معلومات یا قیمتی مشورے دے رہا ہوتا ہے اور عورتوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کر رہی ہوتی ہیں یا جو خود باتیں نہیں کرتیں وہ اپنے بچوں کو ساتھ لے آتی ہیں تاکہ انکی کمی کو پورا کر دیں یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر بزرگ مرد حاضرات عورتوں میں تقریر کرنے سے ہچکچاتے ہیں - پھر خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ مجلس میں تم نئے آنے والوں کو جگہ دیدیا کرو اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ جگہ کو فراخ کر دیگا - مگر ہماری مجلسوں میں کیا ہوتا ہے اگر ایک کو جگہ مل جاتی ہے تو دوسری کو جگہ دینے سے بخل کیا جاتا ہے - تیسری بات یہ ہے کہ کسی کی قطع کلامی نہیں کرنی چاہیئے جب تک بات کرنے والا اپنی بات کو ختم نہ کر لے تب تک دوسرے کو نہیں بولنا چاہیئے اس میں بھی جو عورتوں کا طرز عمل ہے، وہ محتاج بیان نہیں بعض دفعہ ایک ہی وقت میں کئی کئی عورتیں اس زور سے بول اٹھتی ہیں کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی -

صدر مجلس دوران جلسہ میں بمنزلہ حاکم اور بادشاہ کے ہوتا ہے خواہ کوئی ہی کیوں نہ ہو اور کسی درجے کا ہی کیوں نہ ہو اسکے احکام کی تعمیل لازمی اور لابدی ہے مگر ہماری مجالس میں معاملہ بالکل برعکس ہے صدر جلسہ کا گلا چپ کراتے کراتے خشک

ہو جاتا ہے مگر اس کی بات کوئی نہیں سنتا۔ پھر ایک نقص جو دیکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہیں تقریر کرنے والوں پر یا بسا اوقات صدر جلسہ پر بھی نکتہ چینی شروع ہو جاتی ہے اور یہ بہت ہی بڑی بد اخلاقی ہے۔ یا بعض دفعہ تجویز پیش کرتی ہیں تو وہ تحریک بجائے سود مند ثابت ہونے کے تکلیف دہ بن جاتی ہے یا یہ کہ بعض دفعہ بعض عورتیں کوئی رائے پیش کرتی ہیں یا کوئی تقریر کرتی ہیں تو کلام کو اتنا طول دیتی ہیں کہ سامعات اکتا جاتی ہیں۔ مسلمان خصوصاً احمدی کہ جنہوں نے بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ دنیا میں آنحضرت صلعم کے کامل اخلاق کو پھیلائینگے کیا انکے لئے سوچنے کی بات نہیں کہ وہ معمولی اور ادنیٰ اخلاق سے بھی عاری ہوں۔ میں آخر میں امید کرتی ہوں کہ میری بہنیں اپنے اخلاق کو سنوار کر دنیا کے لئے بطور نمونہ ہونگی نہ کہ بطور ٹھوکر ؂

خاکسار مریم بیگم اُمّ طاہر احمدؑ

امۃ الحی لائبریری کے متعلق

لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی یادگار رسیدہ امۃ الحی مغفورہ ایک لائبریری قائم کی گئی تھی اس میں بہت سی خواتین نے کتابیں اور امداد دینے کا وعدہ فرمایا تھا مگر تاحال اسپر بہت کم عمل در آمد کیا گیا ہے۔ اب نئے مکان میں لائبریری قائم کرکے باقاعدہ کام شروع کیا گیا ہے بہنوں سے التجاء ہے کہ براہ مہربانی جو جو وعدہ جلسہ سالانہ پر کیا تھا اسے ایفا فرما دیں مزید خط و کتابت اس پتہ پر ہو؂ سکینۃ النساء امۃ الحی لائبریری دفتر لجنہ اماء اللہ قادیان دارالامان

اخلاق فاضلہ

اخلاق فاضلہ کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل وہ اخلاق جن کے ذریعے سے انسان ترکِ شر پر قادر ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعے سے انسان ایصال خیر پر قادر ہوتا ہے۔ اور ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعے سے انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ تا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا ایسے عضو سے دوسرے کے مال یا عزّت یا جان کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ یا نقصان رسانی اور کسر شان کا ارادہ نہ کر سکے ؂

اور ایصال خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعے سے انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے مال یا اپنے علم یا کسی اور ذریعے سے دوسرے کے مال یا عزّت کو فائدہ پہنچا سکے۔ اور اسکے جلال یا عزّت کے ظاہر کرنے کا اہتمام کر سکے۔ یا اگر کسی نے اس پر ظلم کیا تھا۔ تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اس سے در گذر کر سکے۔ اسی طرح اسکو دکھ اور عذاب بدنی اور تاوان مالی سے فائدہ پہنچا سکے۔ جو حقیقت میں اسکے کے لئے سراسر رحمت ہو ؂

اب واضح ہو۔ جو ترک شر کے لئے صانع مقتدر نے مقرر فرمایا ہے وہ زبان عربی میں جو تمام انسانی خیالات اور اوضاع اور اخلاق کے اظہار کیلئے

KHILAFAT LIBRARY

ایک ایک مُفرد لفظ اپنے اندر رکھتی ہے۔ وہ چار ناموں سے موسوم ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

پہلا خُلق احصان کے نام سے موسوم ہے اور اس لفظ سے مُراد خاص وہ پاکدامنی ہے۔ جو مرد اور عورت کی قوتِ تناسل سے علاقہ رکھتی ہے۔

دوسری قسم ترک شر کے اقسام میں سے وہ خُلق ہے۔ جس کو امانت اور دیانت کہتے ہیں۔ یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ امانت اور دیانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی لئے ایک شیرخوار بچہ بھی بوجہ کم سنی کے اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے۔ چونکہ صِغر سنی کی وجہ سے بُری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ غیر چیز۔ دل سے نفرت رکھتا ہے۔

حتیٰ کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے۔ اور اگر بیہوشی کے زمانے میں کوئی دایہ مقرر نہ ہو۔ تو ہوش کے زمانے میں اسکو کسی دوسری عورت کا دُودھ بھی پلانا مشکل ہوجاتا ہے۔ گو اپنی جان پر وہ ہزاروں تکلیفیں اُٹھائے مگر دوسرے کے دودھ سے طبعاً بیزار ہوتا ہے۔ اس میں بھی قدرت کا ایک بھید ہے۔

یہی کہ بچہ مادرانہ آغوش کو چھوڑ کر غیر کی طرف رجوع کرنے سے طبعاً متنفر ہے۔ جب ہم غور کرتے ہیں۔ اور اس بات کی تہ تک پہنچتے ہیں۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عادت جو غیر چیز سے اسقدر نفرت کرتا ہے۔ یہی دراصل ایک امانت کی جڑ ہے۔ اور دیانت کے خُلق میں کوئی شخص راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ جب تک بچہ کی طرح غیر کے مال کے بارے میں بھی دلی اور سچی نفرت اور کراہت نہ پیدا ہوجائے۔ تا وہ اخلاق فاضلہ کا وارث ہو۔

اب میں دوسری قسم اخلاق کے جو ایصال خیر کے اقسام سے تعلق رکھتے ہیں بیان کرنا چاہتی ہوں۔ پہلا خُلق ان میں سے عفو ہے۔ یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ اس میں ایصال خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے اور وہ اس لائق ہوتا ہے۔ کہ اسکو بھی ضرر پہنچایا جائے۔ جرمانہ کرایا جائے۔ یا آپ ہی اسپر ہاتھ اٹھایا جائے۔ پس اس کو بخش دینا اگر مناسب ہو۔ تو اسکے حق میں ایصال خیر ہے۔

اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

یعنی نیک آدمی وہ ہیں۔ جو غصہ کے دکھانے کے موقعہ پر گناہ بخش دیتے ہیں۔ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے۔ جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو۔ نہ غیر محل پر تو اسکا وہ بدلہ پائیگا۔

آیت مقدسہ سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں۔ کہ خواہ مخواہ شر کا ہر جگہ مقابلہ نہ کیا جائے اور

شریروں اور ظالموں کو سزا ہی نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھا جائے کہ آیا یہ بات اس موقعہ اور محل کے مناسب ہے یا نہیں۔ پس جو عامہ خلائق کے حق میں مفید اور موزوں ہو وہی کیا جائے۔ مگر اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ کہ بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ دادوں پردادوں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ عفو میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ تو اعتدال ہی کو پسند فرماتا ہے۔

دوسرا خُلق ایصال خیر میں سے عدل ہے اور تیسرا احسان ہے۔ اور چوتھا ایتاء ذی القربیٰ جیسے اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاۗءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یعنی اس قادر مطلق کا یہ حکم ہے۔ کہ نیکی کے مقابلے میں نیکی کرو۔ اگر عدل سے بڑھکر احسان کا موقعہ ہو اور محل ہو تو وہاں احسان کرو۔ اگر احسان سے بڑھکر قریبیوں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنیکا محل ہو۔ تو وہاں طبعی ہمدردی اور نیکی کرو۔ اس بات سے خدائے تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ کہ تم حدود اعتدال سے آگے گذرو۔ یا اگر احسان کے بارے میں منکرانہ حالت تم سے صادر ہو جس سے عقل انکار کرتی ہے۔ یا یہ کہ بے محل احسان کرو۔ یا برمحل احسان کرنے سے دریغ کرو۔ یا یہ کہ ایتاء ذی القربیٰ کے خُلق میں کچھ کمی اختیار کرو۔ یا حد سے زیادہ رحم کی بارش کرو۔

اس مندرجہ بالا آیت کریمہ سے ایصال خیر کے تین درجوں کا علم ہوتا ہے:۔

اوّل درجہ ایک ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی خُلق حاصل کرسکتا ہے۔ یعنی جو اس سے نیکی کرتے ہیں وہ ان سے نیکی کا برتاؤ کرتا ہے ٭

دوسرا درجہ ذرا اس سے مشکل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ابتداء ہیں۔ خود ہی کسی سے نیکی کرنا اور بغیر کسی عوض اور معاوضے اور احسان کے اسکو فائدہ پہنچانا یہ خُلق کا اوسط درجہ ہے۔ اکثر لوگ غریبوں پر احسان تو کرتے ہیں۔ مگر ان میں ایک مخفی عیب ہوتا ہے۔ یہ کہ احسان کرنیوالا خیال کرتا ہے کہ میں نے جو اس شخص پر احسان کیا ہے۔ یہ اسکے صلے میں میرا تا زیست مرہون منّت رہے۔ یا کم از کم اس احسان کے عوض میں شکریہ ادا کرے یا دعا ہی کرتا رہے ٭

مگر جب وہ ممنون منّت اسکے مخالف ہو جائے۔ تو اسکا نام احسان فراموش رکھا جاتا ہے یا بعض وقت اپنے احسان کی وجہ سے اسپر فوق الطاقت بوجھ ڈالتا ہے۔ اور اپنا احسان یاد دلاتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے احسان کرنیوالوں کو متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی یعنی اے احسان کرنے والو اپنے صدقات کو احسان یاد دلانے اور دُکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو۔ یعنی صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے۔ پس اگر دل میں صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا۔ بلکہ ریاکاری

کی حرکت ہو جاتی ہے۔ سو اے معزز محترم بہنو! آپ کو اس سے مجتنب رہنا چاہیئے تاکہ آپ کا صدقہ صدقہ کہلا سکے ٭

KHILAFAT LIBRARY

تیسرا درجہ ایصال کا اللہ جلشانہٗ نے فرمایا ہے کہ بالکل کسی قسم کے احسان کا خیال نہ ہو۔ اور نہ ہی کسی شکر گذاری پر نظر جائے۔ بلکہ ایک ایسی پُر جوشی اور تڑپ سے نیکی اور ہمدردی صادر ہو۔ جیسے ایک ماں اپنے بچہ سے ہمدردی اور سچی تڑپ رکھتی ہے۔ یہی ایصال خیر کا آخری درجہ ہے۔ جسکے آگے ترقی کرنا ممکن ہی نہیں۔ ان تمام ایصال خیر کو خدائے تعالیٰ نے محل موقعہ سے وابستہ کر دیا ہے ٭

اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاق فاضلہ کا وارث بنائے۔ اور قرب الٰہی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار سردار بیگم اہلیہ محمد افضل صاحب قادیان

مفید معلومات

مسجد اقصیٰ بیت المقدس

دنیا میں مسلمانوں نے بڑی عمدہ عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی یادگاریں قائم کیں جو اب تک اپنے بانیوں کی شان و شوکت کی مظہر ہیں اللہ اللہ کیا شان اسلام تھی۔ بیت المقدس کی خاک پاک سے صدہا نبی و مرسل اُٹھے اور وہیں پیوند خاک ہوئے مسجد اقصیٰ کا طول ۷۵۵ ہاتھ اور عرض ۴۶۵ ہاتھ تھا اور پچاس دروازے تھے جنمیں سے بعض کے نام یہ ہیں باب القرطبی۔ باب داؤد۔ باب التوبہ۔ باب الرحمۃ۔ ان میں سے چھ دروازے ایسے تھے جنکے کواڑوں پر سونے چاندی کے پترے جڑے ہوئے تھے یہ چھ دروازے باب الاسوط کے مشہور تھے ۶۰۰ سنگ مرمر کے ستون تھے سات محرابیں تھیں۔ ۲۸۵۰ زنجیریں لالٹینیں لٹکانے کی تھیں جن میں سے ۲۴۰۰ مسجد اقصیٰ کے اندر تھیں اور وہ ۱۵۵ قبہ الصخرہ میں۔ ان زنجیروں کا مجموعی طول ۴۰۰۰ ہاتھ اور وزن ۴۲۰۰۰ رطل شامی تھا اسکے سوا ۵۰۰۰ لیمپ تھے اور ہر شب جمعہ کو ایک ہزار شمعیں ان سب کے علاوہ روشن ہوتی تھیں مسجد کے علاوہ پندرہ قبے تھے اور مسجد کی چھت پر ۷۷۰۰ چادریں سیسے کی جن میں سے ہر ایک کا وزن ۷۰ رطل شامی تھا لگی ہوئی تھیں ۲۴ بڑے حوض تھے اور چار مینارے سُنا ہے جب تعمیر مسجد کا کام ختم ہو گیا تو مہتممین نے اطلاع دی کہ ایک لاکھ دینار ابھی باقی ہے بادشاہ وقت نے فرمایا کہ یہ مہتمم و منتظم کی نگرانی کا حق ہے لیکن حقیقی دیانتدار سچے مسلمان مہتمم نے عرض کیا کہ نہ صرف یہ رقم بلکہ ہمارا تمام مال و متاع اور عورتوں کا زیور بھی خلیفہ وقت کی نذر ہے جب خلیفہ وقت کو اسکی اطلاع ملی حکم فرمایا کہ باقی اشرفیوں کو گلا کر قبۃ الصخرہ کی آراستگی میں لگا دیا جائے چنانچہ اسقدر طلاکاری کی گئی کہ نگاہ نہیں ٹھہرتی تھی پھر اسپر محفوظ رکھنے کے لئے غلاف نمدے اور چمڑہ سے تیار کیا گیا اور اسکے اردگرد آبنوس کا جنگلہ لگایا گیا جسپر نہایت خوشنما گھڑائی کا کام کیا ہوا تھا۔ اور دروازوں میں کمخواب کے پردے لگائے گئے۔ آراستہ رکھنے کے لئے تین سو خادم مقرر کر دیئے گئے۔ یہ تھا شوکت اسلام کا وقت اور مسلمانوں کی امداد دین۔ اللہ تعالےٰ دین حنیف کو پھر ویسی تقویت عطا فرمائے ٭

اُمِ حنیفہ قادیان

سرورِ کائنات کی زندگی کے واقعات

KHILAFAT LIBRARY

ولادت	۲۰ر اپریل ۵۷۱ء
یثرب کا سفر	بعمر چھ سال

حضرت آمنہ کی وفات ۵۷۷ء (مقام ابوا میں جو نجفہ سے ۲۳ میل پر واقع ہے۔

حضرت عبدالمطلب کی کفالت	بعمر ۸ سال
بکریاں چرانے کا آغاز	بعمر دس بارہ سال
شام کا سفر	بعمر ۱۲ سال
تزویج خدیجہ	بعمر ۲۵ سال
غار حرا میں عبادت	بعمر ۳۹ سال
رؤیائے صادقہ سے نبوت کا آغاز	بعمر ۴۰ سال
دعوت اسلام کا آغاز	بعثت سے ۲ برس بعد
ہجرت حبش	۵ سنہ نبوی
حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا اسلام	۶ سنہ نبوی
شعب ابو طالب میں محصور ہونا	محرم ۷ سنہ نبوی
طائف کا سفر اور واپسی	۱۰ سنہ نبوی
اہل مدینہ کی آنحضرتؐ سے ملاقات	۱۰ سنہ نبوی
اہل مدینہ کی دوبارہ آمد اور اسلام اور بیعت اولیٰ	۱۱ سنہ نبوی
اہل مدینہ کی تیسری آمد اور اسلام اور بیعت ثانیہ	۱۲ سنہ نبوی
صحابہؓ کی ہجرت مدینہ	۱۲ سنہ نبوی

۱ سنہ ہجری۔ حضرت علیؓ کو امانتیں سپرد کرنا۔ ہجرت مدینہ۔ اذان کی ابتدا اور رکعات نماز۔ مدینہ کے یہودیوں سے معاہدہ۔

۲ سنہ ہجری۔ تحویل قبلہ۔ قبائل سے معاہدہ۔ حلفائے قریش کا حملہ۔ غزوہ بدر۔ غزوہ سویق۔ روزہ کی فرضیت۔ غزوہ بنی قنیقاع۔

۳ سنہ ہجری۔ غزوہ احد۔ حضرت امام حسنؓ کی ولادت۔ حفصہؓ سے نکاح۔

۴ سنہ ہجری۔ حضرت زید کی شہادت۔ امام حسینؓ کی ولادت۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کا نکاح۔ شراب کی تحریم۔

۵ سنہ ہجری۔ انمار اور ثعلبہ کی تیاری اور فرار۔ غزوہ بنی مصطلق حضرت جویریہ کا واقعہ۔ واقعہ افک۔ غزوہ خندق۔ بنو قریظہ کی معاہدہ شکنی۔ منافقین کی جنگ سے علیحدگی۔ ایک مہینہ تک مدینہ کا محاصرہ کفار کا مدینہ پر عام حملہ۔ حضرت زینبؓ سے نکاح۔ پردہ کا حکم۔

۶ سنہ ہجری۔ صلح حدیبیہ۔ بیعت رضوان۔ سورۂ فتح کا نزول۔ قیصر روم۔ خسرو پرویز ایران۔ عزیز مصر۔ نجاشی۔ کے نام دعوت اسلام کے خطوط۔ حضرت اُمّ حبیبہؓ سے نکاح۔ رئیس غسان کی برہمی اور حملہ کی تیاری۔ خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کا اسلام لانا۔

۷ سنہ ہجری۔ غزوہ خیبر۔ خاتونوں کی فوج میں شرکت۔

۸ سنہ ہجری۔ غزوہ موتہ۔ غزوہ الفتح۔ ابو سفیان کا اسلام لانا۔ فتح مکہ اور بُت شکنی۔ غزوہ حنین۔ طائف کا محاصرہ۔ حضرت زینبؓ کا انتقال۔

۹ سنہ ہجری۔ واقعہ ایلاء۔ غزوہ تبوک۔ حج الاسلام۔ اور اعلان برأت۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونا۔ جزیہ کا آغاز۔ سود کی حرمت۔ نجاشی کی وفات اور جنازہ کی غائبانہ نماز۔

۱۰ سنہ ہجری۔ حجۃ الوداع خطبہ نبوی اور اصول شریعت کا اعلان۔

۱۱ سنہ ہجری۔ آنحضرت صلعم کا آخری خطبہ اور وفات۔

(وطن یکم ستمبر ۱۹۲۹ء)

KHILAFAT LIBRARY

سیلاب کی تباہ کاریاں

ہمعصر زمیندار رقمطراز ہے۔ "ابھی چند دن ہوئے دریائے شیاک کا تودہ برف جس کی طرف تمام ملک کی نگاہیں ایک سال سے لگی ہوئی تھیں پھٹ گیا اور دریائے اٹک کے کناروں کی تمام بستیاں پانی میں بہ گئیں اور نہ صرف فصلیں تباہ ہوئیں بلکہ مکانات، غلہ، انبار، مویشی، درخت، اثاث البیت سب کچھ نذر آب ہو گیا بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔

اس طوفان کی تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں کی خبروں کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ دفعۃً تمام پنجاب میں بارش شروع ہوئی اور مسلسل تین دن تک اس زور سے پانی برسا کہ گویا آسمان پھٹ پڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دریائے اٹک، جہلم اور چناب تینوں میں طغیانی آگئی اور طغیانی بھی ایسی بلاخیز کہ الامان والحفیظ اور دریائے اٹک کے کناروں کی بستیاں پہلے سیلاب ہی میں بہ گئی تھیں اور جو بچی تھیں وہ اس دوسرے سیلاب کی نذر ہو گئیں جہلم کا شہر اور دریائے جہلم کے کنارے کے تمام قصبے اور قریے زیر آب ہیں۔ دریائے چناب کا پانی کناروں سے اچھل کر دونوں طرف دس دس پندرہ پندرہ میل تک پھیلا ہوا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اضلاع اٹک، راولپنڈی جہلم، گجرات، گوجرانوالہ۔ میانوالی، ڈیرہ غازی خاں، اور ملتان میں سے کوئی بھی اس سیل بے پناہ کی محشر آفرینی سے محفوظ نہیں۔

(۲)

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے افسر اعلیٰ نے اطلاع شائع کی ہے کہ سندھ پشین ریلوے پر بابر کچھ، اور اٹاری کے درمیان منصور والی اور وزیرآباد کے درمیان۔ بمبل ڈیرہ اور ٹالی کے درمیان۔ داؤد خیل اور ماڑی انڈس کے درمیان۔ کمر مشانی اور کالا باغ کے درمیان ریلوے لائن دریا برد ہو گئی تھی۔ مگر اب مرمت ہو گئی ہے۔

دریائے سندھ میں زبردست طغیانی آجانے کے باعث ماری گھاٹ اور کالا باغ کے درمیان جہاز کی آمد و رفت معطل کر دی گئی ہے۔ اس لئے مین لائن کے کسی سٹیشن سے کالا باغ بنوں ریلوے کے کسی سٹیشن پر مال یا اسباب بک نہیں ہو سکتا۔

مندرجہ ذیل حصوں میں پٹری جا بجا سیلاب برد ہو گئی ہے۔ اس لئے گاڑیوں کی آمد و رفت ان علاقوں میں معطل ہے:۔

(۱) ژوب ویلی ریلوے کے مابین قلعہ سیف اللہ و فورٹ سنڈیمن

(۲) جیکب آباد کشمور ریلوے۔ مابین ٹھل اور کشمور۔

(۳) ٹیکسلا حویلیاں ریلوے۔

(۴) کوہاٹ ٹل ریلوے۔

(۵) ملکوال بھیرہ۔ ملکوال کھیوڑہ اور ملکوال گول پور۔

(۶) شاہ پور۔ سرگودہ۔

(زمیندار ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء)

جلسہ ماہواری خواتین قادیان

KHILAFAT LIBRARY

خواتین قادیان کا پانچواں جلسہ ستمبر ۱۹۲۹ء کو لجنہ اماء اللہ کے نئے مکان میں منعقد ہوا۔ کارروائی زیر صدارت محترمہ ام داؤد صاحبہ ٹھیک ۱/۲ ۴ بجے دن شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن و نظم کے بعد سعیدہ بنت منشی محمد الدین منتظم مقبرہ بہشتی نے اپنا مضمون "عفو" سنایا۔ جس میں حضرت نبی کریمؐ کا مخلوق پر رحم کا حال بتایا گیا تھا۔ بعد ازاں استانی امۃ الرحیم صاحبہ نے حصول علم پر مضمون پڑھا۔ جس میں بتایا کہ حصول علم مرد و زن دونو کے لئے لازمی ہے۔ اور علم کی ترقی کے لئے دعا ایک ضروری حصہ ہے۔ پھر ایک نظم کے بعد سیکرٹری صاحبہ لجنہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک مضمون فاروق میں سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترمہ عزیزہ رفیعہ نے "خواتین اسلام کے کارنامے" پر مضمون سنایا۔ جس میں صحابی خواتین کا نمونہ پیش کر کے بہنوں کو نیک کاموں کی طرف ترغیب دی گئی تھی۔ بعد میں عارفہ بیگم صاحبہ اور سعیدہ صادقہ عمر نے "قومی حقوق اور اتحاد" اور "صلح" پر علی الترتیب مضمون پڑھے۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

صدر صاحبہ نے ایک جماعت نسوان کھولنے کی بھی تحریک کی جسمیں ممبرات لجنہ اپنا کچھ وقت تعلیم دینے میں صرف کیا کریں گی۔ اس کا حال پھر لکھا جائیگا۔

- منتظمہ جلسہ ماہوار خواتین قادیان

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح مع اہل و عیال و حضرت ام المومنین سری نگر میں بخیر و عافیت ہیں۔ یکم اکتوبر مراجعت فرمائی کی توقع کی جاتی ہے۔

۲۔ مکرم معظم نواب محمد علی خان صاحب کے مشکوئے معلی میں عرصے کے بعد لڑکی پیدا ہوئی۔ (آپ مع محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ سری نگر میں ہیں) یہ خبر بہت اثر پہنچے پر ۵ ستمبر دفاتر میں رخصت منائی گئی۔

۳۔ افسوس ہے کہ ہمارے مکرم محترم خان ذوالفقار صاحب کا نو سالہ بچہ ٹائیفائڈ بخار سے بیمار رہ کر داغ مفارقت دائمی دے گیا اللھم اجعلہ لنا اجراً و ذخراً۔ یہ بچہ ہونہار اور بہت پیاری شکل کا تھا ہمیں اس صدمہ میں خان صاحب مکرم اور انکے حرم محترم سے نہایت ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کا اجر جزیل بخشے۔

انسداد گداگری

یہ ایک ایک سو چالیس صفحے کی کتاب ہے جو مکرمی میاں سلطان احمد صاحب چودی ایم آر اے ایس (لنڈن) نے بغیر ضرورت بھیک مانگنے اور بھیک دینے کو روکنے کیلئے لکھی ہے اور حق یہ ہے کہ خوب لکھی ہے۔ مختلف بھیک مانگنے والوں کی قسمیں بتا کر پھر بتایا ہے کہ ہمارے اسلاف صحابہ کرام اور تابعین کا کیا طرز عمل تھا۔ اور قرآن مجید و احادیث سے خیرات کے اصل احکام واضح کئے ہیں اور مروجہ بھیک مانگنے اور بھیک دینے کی رسم کو منع بتایا ہے۔ اخیر میں اصل مستحقین کو نام بنام گنایا ہے۔ اور بھیک مانگنا بند کرانے کیلئے یورپ کی مثال دیتے ہوئے طریق کار بتایا ہے اور ایک بیت المال کے قیام کا مشورہ دیا ہے۔ غرض یہ کتاب اس مضمون پر بہت جامع ہے اور چودی صاحب کی محنت اور بروقت اشاعت اس بات

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خوبصورت پھول

(۳)

باسکٹ اور ٹہنیوں کو نسواری یا چاکلیٹ رنگ سے اور پتے گہرے سبز اور پھول حسب پسند رنگ سے کاڑھیں ۔ یہ گدیلے اور غلاف تکیہ کے لئے نہایت مناسب ہے ۔ راقمہ ایس ایس "نسیم" از کیمبل پور

KHILAFAT LIBRARY

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ۔

الله

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

جلد ۳ — نمبر ۱۹

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء — ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے — ششماہی

قادیان دارالامان

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

مضامین

تربیت اولاد	۲/۴	دختر مرحوم کاکا مادی
اصول صحت	۵/۹	لیاقت زمانی لجب گڑھ
ہو جیتا ساس	۷/۱۲	افضل بیگم از بوہی
ادویات نور	۱۳	اہلیہ شیخ محمد کراچی
استغفار	۱۴/۱۵	دختر حافظ عبد العلی سرگودھا
فضول خرچی	۱۵/۱۶	زینب شاہ مسکین
عورتوں کا وظیفہ	۱۷	صغریٰ بیگم جگادھری
بزرگان سلف کی دلداری	۸	فاطمہ بیگم کشمیر

KHILAFAT LIBRARY

جلسہ سالانہ ۱۹۲۹ء پر آنیوالی مستورات کے متعلق

ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر جو خواتین تشریف لایا کرتی ہیں ان کے قیام و طعام کا انتظام زیر نگرانی ناظر صاحب ضیافت لجنہ اماء اللہ کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کا کام لجنہ کی ممبرات اور ان کے ماتحت قادیان کی قریباً سب احمدی بہنیں کرتی ہیں۔ لیکن چونکہ نہ عورتوں کو مردوں کے برابر ابھی تجربہ ہوا ہے اور نہ انہیں یہ کام اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے عرصہ گذرا ہے۔ اس لئے جو عمدگی کام میں ہونی چاہیئے۔ وہ ابھی ہمیں حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ کے ایک میٹنگ میں یہ تجویز منظور کی گئی ہے۔ کہ ابھی سے جلسہ سالانہ ۱۹۲۹ء کے متعلق کام شروع کر دیا جائے۔ اور سب سے پہلا کام یہ کیا جائے کہ سلسلہ کے اخبارات کے ذریعہ یہ اعلان کیا جائے۔ کہ جو بہنیں گذشتہ سالوں میں جلسوں پر آتی رہی ہیں وہ اپنے تجربہ کی بنا پر تحریر فرمائیں۔ کہ پچھلے انتظامات میں کیا کیا نقائص تھے۔ اور یہ کہ ان کے نزدیک آئندہ یہ یہ باتیں اختیار کرنے کے قابل ہیں تاکہ منتظمات جلسہ ان تمام نقائص اور تجاویز پر غور کر کے آئندہ کے لئے کوئی موزون پروگرام کام کا تجویز کر کے اُس پر عمل کریں۔ امید ہے کہ تمام بہنیں اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گی بواپسی مجھے مطلع فرمائیں گی کہ ان کے علم میں یہ یہ نقائص ہیں۔ اور یہ کہ آئندہ یہ یہ تجاویز ان کے ذہن میں انتظام کو درست کرنے کے لئے عملدرآمد میں آنی ضروری ہیں ۔

والسلام

اُمّ داؤد۔ قائم مقام پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ قادیان

حکمت کی باتیں

۱۔ گھر سے جاتے وقت محبّت بھرا کلام کرو۔ شاید وہ تمھارے آخری الفاظ ہوں +

۲۔ ایک بیوقوف کا دل اسکی زبان پر ہے لیکن دانا آدمی کی زبان اس کے دل پر +

۳۔ نیک خصلت شہد کی مکھّی کی طرح ہر ایک پھول سے شہد اخذ کرتا ہے +

۴۔ لیکن بدخصلت خوشبودار پھول سے بھی بھڑ کی مانند زہر نکالتا ہے +

۵۔ جو شخص اپنی غلطی تسلیم کرنے میں شرم نہ کھے اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ آج بہ نسبت کل دانا ہو گیا +

(۶) جس کو حرص کی بیماری ہو اسکو چاہیئے کہ کسی قبرستان میں چلا جائے اور مزاروں کی لوحیں پڑھے +

(ان سے معلوم ہوگا کہ دنیا کی کل کوششوں کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ کبھی اسکا مکان بھی یہی ہوگا تھوڑی سی مٹی چادر کا کام دیگی اور تھوڑی سی مٹی اس کا تکیہ بنے گی)

KHILAFAT LIBRARY

جُنید قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء

تربیت اولاد

کھلانا پلانا

تین طبعی تقاضے تین طبعی تقاضے یعنی کھانا پینا سونا اور قضائے حاجت ان کا بچہ کی جسمانی صحت سے گہرا تعلق ہے۔ ان تین حاجات کی اعلیٰ تربیت پر بچہ کی آئندہ جسمانی اور اخلاقی بہتری کا دارومدار ہے۔ سب سے پہلی غلطیاں تربیت اولاد میں ان طبعی افعال کی نگرانی میں ہوتی ہیں ماں معاملہ میں طبائع دو قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض مائیں بالکل لاپرواہ ہوتی ہیں۔ یا دوسری بہت توجہ اور ناز برداری کرنے والی ہوتی ہیں۔ لاپرواہی کے اثرات بچپن میں ظاہر نہیں ہوتے۔ مگر جو ناز برداری اور بے جا محبت والدہ بچہ سے کرتی ہے۔ اس کے اثرات جلد ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بچہ سمجھتا ہے۔ کہ والدین میں کمزوری ہے۔ اس وجہ سے بچہ اپنے والدین کو لیڈر اور رہنما نہیں سمجھتا۔ جو تربیت کے لئے ضروری ہے ٭

اسکی اہمیت بچوں میں کئی جسمانی اور اخلاقی نقائص ہوتے ہیں اسکی پہلی وجہ ان تین طبعی افعال میں بے اعتدالی ہے۔ خصوصاً طعام کے متعلق سب سے زیادہ مشکلات ہیں۔ ایک تو والدہ بچہ کے متعلق یہ خواہش رکھتی ہے۔ کہ غذا اچھی اور کافی مقدار میں کھائے۔ اور ساتھ یہ بھی چاہتی ہے۔ کہ وقت پر کھائے بچہ کے اعضائے انہضام نازک ہوتے ہیں۔ ان پر جذبات کا اثر جلدی ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ خوف اور غصہ اور ہیجان کے وقت ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بچہ کا نظام عصبی بہت حساس ہوتا ہے۔ اور خارجی اثرات جلد قبول کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خوف اور غصہ کھیل اور زیادہ مشغولیت کی حالت میں کھانا ہضم نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے حواس کی حدت ہے۔ بچہ اگر دودھ اچھی طرح ہضم نہ کرے۔ تو اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ یا کوئی جسمانی نقص مثلاً کمزور معدہ یا گائے کا دودھ خراب ہوتا ہے۔ جس کا ازالہ جلد کرنا چاہیئے۔ اگر یہ سبب نہ ہو۔ تو پھر تمہارے کھلانے پلانے کے طریق میں نقص ہو گا ٭

KHILAFAT LIBRARY

والدین میں تشویش کی وجوہات بچہ اگر کھانا نہ کھائے۔ تو ان وجوہات سے فکر لاحق ہوتا ہے۔ ایک تو ان کا عام خیال ہے۔ کہ اگر بچہ کو اشتہا کم ہو تو لازماً اس کی صحت ناقص ہوتی ہے۔ کمی اشتہا بھی بہت سی امراض کی عام علامت ہے۔ عوام کا یہ بھی خیال ہے کہ بھوک صحت کا معیار ہے ٭

(۲) جو عورتیں حفظان صحت کے جدید طریقوں سے واقف ہوں۔ وہ بچہ کے وزن اور قد کو دیکھ کر صحت کا معیار قائم کرنا چاہتی ہیں۔ وزن میں بمقدار اضافہ طبی نقشوں کے مطابق

چاہتی ہیں۔ مگر ان کو اس پر زیادہ زور نہیں دینا چاہیئے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ سب بچے ایک ہی رفتار سے بڑھیں بعض دفعہ ایک وقت کا کھانا نہ کھانا مفید ہوتا ہے۔ جو بچہ ہر وقت مُولی گاجر کھانے کا عادی نہ ہو۔ اس کی صحت خراب نہیں ہوتی بعض دفعہ بچہ اگر کھانے میں بے رغبتی ظاہر کرتا ہے تو والدین ہر موقعہ پر گھبراہٹ اور بے جا محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ جس سے بچہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس طرح زیادہ توجہ سے بچہ میں خود ستائی اور انانیت کا مادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کو اپنی طاقت کا مزید احساس ہوتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ کھانے کا ہتھکنڈہ والدین کی توجہ کو جذب کرنے کا زرین موقعہ ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

واقعہ ایک لڑکا جس کی عمر چار سال تھی۔ اور جو والدین کا ایک ہی بچہ تھا۔ اس کو چار ماہ کی عمر میں خناق ہو گیا تھا۔ والدہ کی توجہ اس کو کھلانے۔ اور موٹا کرنے کی طرف تھی۔ گھر میں سب ناز برداری کرتے۔ خصوصاً چچی بہت محبت کرتی۔ اور مٹھائی وغیرہ سے مدارات کرتی۔ والدہ جب کام سے فارغ ہوتی۔ اور بچہ کے ساتھ لیٹتی یا کھٹولہ کو ہلاتی۔ وہ تب جا کر سوتا۔ کھانے کے وقت منت و سماجت اور پیار کرتی کہ خدا کے واسطے تھوڑا کھانا تو کھالو۔ کہانیاں سُنا کر بچہ کا دل خوش کرتی۔ مگر وہ انکار ہی کرتا۔ والدہ کا خیال تھا۔ کہ کھا سے والد کا بھی ہاضمہ خراب تھا۔ اس لئے وہ ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل نہ کرتی۔ ڈاکٹر مشورہ دیتا۔ کہ وقت پر کھلاؤ۔ والدہ کہتی۔ کہ نہیں ہر وقت کھلاؤنگی۔ ورنہ بھوکا رہیگا حالانکہ اس معاملہ میں اصل علاج یہی تھا۔ کہ والدہ کی محبت اور توجہ کم کی جائے۔ یاد رکھو۔ کہ یہ ضروری نہیں کہ بچہ کم

کھائے تو کمزور ہے۔ ایسی میں والدہ کو تشویش نہیں کرنی چاہیئے ؛

(۳) والدہ کا خیال ہوتا ہے۔ کہ ہر بچہ کو خاص مقدار میں کھانا کھانا چاہیئے۔ خواہ وہ پسند کرے یا نہ کرے۔ ہمارا اپنا تجربہ اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہم بڑے بھی ہر دفعہ ایک مقدار میں نہیں کھاتے۔ اور اگر مجبور کیا جائے۔ تو طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ غذا کی مقدار کا انحصار بھوک۔ صحت کام کاج اور آب و ہوا اور جسمانی حالت پر ہوتا ہے۔ بچہ کے متعلق بھی ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعلیٰ ہاضمہ بچہ کی جسمانی صحت کی علامت ہے۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ محکمہ حفظان صحت کے تیار شدہ نقشوں کے مطابق ہر بچہ ضرور ایک جیسا موٹا اور وزنی ہو ؛

(۴) بعض دفعہ والدین سے کوئی موہوم خطرہ بے اعتدالی کرواتا ہے۔ مثلاً کسی کی بیوی تپ دق سے فوت ہو گئی ہو تو والد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر میرا بچہ کمزور رہا تو اس کو بھی تپ دق ہو جائیگا اس لئے وہ کھانے پر زور دیتا اور بچہ کو خوب کھلاتا ہے تاکہ موٹا ہو۔ اس طرح غذا ٹھونسنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اشتہا جاتی رہتی ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ باپ کے خوف سے بچہ بغیر چبائے لقمے نگل جاتا ہے۔ یا دوسرا پہلو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ دیکھتا رہتا ہے۔ کہ باپ کب کھلانے کے لئے رشوت دیتا ہے۔ اور یہی کرتا ہے۔ باپ بھی منت و سماجت کرتا ہے ایک لقمہ اور کھاؤ۔ انعام دیگا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بجائے کھانا ایک طبعی کام ہونے کے کھانے کا میز ڈرامے کا سٹیج بن جاتا ہے گویا وجود ان کوششوں کے بھی بچہ انکار کرتا ہے ؛ خاکسارہ مریم۔ کاکامری۔ یوگنڈا ؛

KHILAFAT LIBRARY

اصولِ صحت

(گذشتہ سے پیوستہ)

میری مشفق بہنوں کو معلوم ہوگا غذا کے متعلق کچھ اصول اور جوان آدمی کی خوراک کی مقدار تو میں پہلے بتا چکی ہوں۔ اب بڈھے آدمی اور بچوں کی خوراک کے متعلق بتانا بھی ضروری سمجھتی ہوں۔ اور جو اصول اور وقت اور قاعدے غذا کے ہیں۔ ان کا خلاصہ لکھنا بھی لازمی ہے۔

چنانچہ ہر ایک شخص کیلئے عام طور پر غذا کی ایک صحیح مقدار معین کرنا ایک مشکل بات ہے۔ کیونکہ عمر جنسیت اور موسم وغیرہ کے لحاظ سے غذائے مطلوبہ کی مقدار کم و بیش ہوتی ہے۔ بہرکیف غذائے مطلوبہ کا انحصار مندرجہ ذیل حالات پر ہوتا ہے لیکن ہر حالت میں عزیز بہنو حضرت سعدی شیرازی کا قول یاد رکھنا چاہئے۔

نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید

نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید

ترجمہ۔ نہ تو اتنا کھا کہ تیرے منہ سے نکلے۔ اور نہ تو ایسا کر کہ کمزوری سے تیری جان نکل جائے۔ پیاری بہنو ننھے بچوں کیلئے دودھ ہی بہترین غذا ہے۔ اور بچپن میں چونکہ جسم نشوونما پاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو جوانوں کی نسبت زیادہ پرورش کرنے والی اور طاقت دینے والی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب جسم بڑھتا ہے تو گوشت پیدا کرنے والی غذا کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ بچوں کو تین تین گھنٹے بعد کھانا کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڈھوں کو گوشت پیدا کرنے والی چیزیں کم کر دینی چاہئیں۔ اور روغنیات اور نمکیات بھی کم کر دینے چاہئیں۔ البتہ نشاستہ دار اور شیریں غذا کی مقدار بڑھا دینی چاہئے۔ اور پانی بھی ذرا زیادہ پینا چاہئے۔ اور غذا کم اور آہستہ آہستہ کھانی چاہئے نیز بہنو۔ غذا میں موسم کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ چنانچہ سردی کے موسم میں جسم کی حرارت اور قوت پیدا کرنے والی چیزیں۔ مکھن۔ گھی۔ گوشت۔ انڈے۔ نشاستہ دار اور میٹھی چیزیں زیادہ کھانی چاہئیں۔

برخلاف اس کے گرمی کے موسم میں ایسی غذائیں کم کھانی چاہئیں۔ البتہ مرطوب میوہ جات اور ٹھنڈی غذائیں زیادہ استعمال کرنی چاہئیں۔ پیاری بہنو! کھانا کھانے کا وقت مقرر کرنا روزانہ مشاغل یا کام کاج کے اوقات اور دیگر حالات پر منحصر ہوتا ہے لیکن بہنو کھانا ہمیشہ وقت معینہ پر کھانا چاہئے۔ کیونکہ وقت مقررہ پر کھانا کھانے سے اشتہائے صادق پیدا ہوتی ہے۔ اور معدہ غذا کے لئے منتظر رہتا ہے اور پھر اس کے ہضم کرنے کے لئے مستعد ہوتا ہے۔ عزیز بہنو! اگر غذا وقت مقرر پر نہ کھائی جائے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ جوانوں کو پانچ پانچ گھنٹے بعد اعتدال سے کھانا کھانا چاہئے۔ کیونکہ چار ساڑھے چار گھنٹہ میں ہر قسم کی غذا بالکل ہضم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایک دفعہ کھانا کھانے سے دوسری دفعہ کھانا کھانے تک کم از کم پانچ گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہئے۔ تاکہ معدہ کو

نصف یا ایک گھنٹہ آرام مل جائے۔ چنانچہ کمزور یا بیمار کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔

بلکہ تین تین یا چار چار گھنٹے بعد تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہلکی غذا کھانی چاہیئے۔ جو بآسانی ہضم ہوتی ہو بہتر بہنو! ہمارے ہندوستان میں یہ دستور ہے کہ دو بار روزانہ پیٹ بھر کر کھانا کھانے کی عادت ہے۔ یعنی ایک بار دوپہر کو اور ایک دفعہ رات کو بعض لوگ صبح تھوڑا ناشتہ بھی کر لیتے ہیں لیکن اگر دو وقت کے کھانے کو تین وقت کا کر کے کھا لیا جائے۔ تو بہتر ہے کیونکہ دو بار پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے اکثر حالتوں میں معدہ بھر کر تن جاتا ہے۔ جس سے عموماً بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ محترمہ بہنو اب کھانا کھانے کے متعلق ضروری ہدایتیں لکھ کر اپنا مضمون ختم کرتی ہوں:۔

اوّل۔ غذا خوب چبا کر کھانی چاہیئے۔ اور خوب پکی ہوئی ہو۔ دوئم کھانا کھاتے وقت طبیعت خوش و خرم رکھنی چاہیئے۔ سوئم کھانا کھانے کے بعد ایک آدھ گھنٹہ تفریح اور آرام کرنا چاہیئے۔ چہارم کھانا کھاتے ہی فوراً پانی نہ پینا چاہیئے۔ پنجم کھانا ہمیشہ ہاتھ دھو کر کھانا چاہیئے۔ ششم کھانا ہمیشہ تازہ پکا ہوا کھانا چاہیئے باسی نہ کھانا چاہیئے۔ ہفتم کھانا کھانے کا کمرہ علیحدہ ہونا چاہیئے پیاری بہنو مجھ کو یقین ہے اگر اس قسم کی احتیاطیں کی جائیں تو بیماری کی شکایتیں سننے میں نہ آئیں۔ اور ہمیشہ صحت قائم رہے اور جس کی وجہ سے ہم دینی کاموں میں کمربستہ رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ اصول صحت پر عمل کر کے فائدہ حاصل کریں۔ آمین!

خاکسار۔ لیاقت مانی بیگم از قصبہ بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں

KHILAFAT LIBRARY

اعانتِ مصباح

الحمد للہ کہ آپ نے ٹائیٹل کے دو ورق زیادہ کر کے مصباح کی ترقی میں ایک قدم بڑھایا ہے جس کے لئے آپ مستحق مبارکباد ہیں۔ پچھلا نمبر یکم ستمبر والا زیادہ دیدہ زیب ہے خداوند جلد کرے کہ ہمارا مصباح کیا بلحاظ مضمون باطنی اور کیا بلحاظ زینت ظاہری ایک عدیم المثال پرچہ گنا جاوے لیکن اس درجہ کے حاصل کرنے کے لئے آپ ہی کی کوششیں کارگر نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ ناظرات مصباح بھی متحد ہو کر اس مقصد کے حصول کیلئے ہمہ تن مصروف نہ ہو جاویں اور دامے۔ درمے۔ قلمے۔ سخنے ہر طرح کی معاونت سے دریغ نہ کریں۔ لہٰذا اسی احساس کے ماتحت یہ عاجزہ ایک خریدار پیش کرتی ہے۔ (جاری کر دیا ایڈیٹر)

اور دوسرے خریدار کی قیمت اپنی گرہ سے ارسال خدمت کرتی ہوں کسی نادار شوقین بہن کے نام مصباح جاری کر دیجئے۔ میری ادہر نہ کوئی سوسائٹی ہے نہ واقفیت ادہر دور و نزدیک کوئی تعلیم یافتہ عورت عموماً اور اردو دان خصوصاً نظر آتی ہے لیکن جو بہنیں کہ ان تمام مجبوریات سے مامون ہوں۔ اور انکو پنجاب کے شہروں میں جہاں کہ اردو دان مسلمان مستورات سے زیادہ سابقہ رہتا ہے۔ رہائش میسر ہے۔ انہیں توسیع اشاعت کے کار ثواب میں بھی حصہ لینے کے زیادہ موقعے میسر آ سکتے ہیں۔ افضل بیگم منزل محمد عمر [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

اخلاق

بہو - بیٹا - ساس

۱۵ - اگست کے مصباح میں سلمہ خاتون بنت شیخ مشتاق حسین صاحب کا مضمون اخلاق کے عالیشان ہیڈنگ کے ماتحت نکلا. علم اخلاق جیسا وسیع مضمون جس پر کہ بڑے بڑے صاحب کمال ضخیم و حجیم کتابیں لکھ گئے ہیں. بہن صاحبہ نے ایک بودی سی تمہید کے بعد نزلہ بر عضو ضعیف میرزد - کے ماتحت تمام بداخلاقیوں کا مجسمہ بہو کو اور منبع اس کے جننے والی کو قرار دیکر ساس بہو کے فرسودہ جھگڑے کی تمام تر ذمہ واری اپنی ناکردہ گناہ ہستیوں کے سروں پر ڈالتے وقت بعض ایسی غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے جس کا ازالہ ازبس ضروری ہے. لہذا میں اپنی عقل و سمجھ کے مطابق اس کا جواب دینا لازمی سمجھتی ہوں ؏

پہلا اعتراض :- ماں باپ لڑکی کی تربیت ہی ایسے ناقص طریق سے کرتے ہیں - اور اس کو تعلیم ہی یہ دیتے ہیں. کہ ساس نندیں دشمن ہوتی ہیں - وغیرہ وغیرہ - باپ کے معاملہ کو آپ پیچھے چھوڑ دیں - لڑکی کی تربیت کی بہت بڑی ذمہ واری ماں پر عاید ہوتی ہے صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند کے ماتحت واقعی لڑکی ماں کے خیالات کا مجسمہ ہوتی ہے لیکن ماں کا رشتہ اپنے بچہ کیساتھ ایسا اعلیٰ اور پاکیزہ رشتہ ہے جسکی مثال باقی تمام رشتوں میں ملنی مشکل ہے. اسی لئے خداوند کریم نے اپنی محبت کا احساس دلاتے وقت تمام انسانی محبتوں میں ماں باپ کی محبت کو پیش کیا ہے پس یہ سمجھ لینا کہ ماں بچے کو دیدہ دانستہ ایسی تعلیم دے جو کہ اسکے لئے تمام عمر ٹھوکر کا موجب ہو. ماں کی فطرت کیخلاف ہے ہر ایک والدین کی یہ آرزو ہوتی ہے. کہ میرا بچہ خوبیوں میں مجھ سے بڑھ کر ہو - اور جو میری ذات میں نقص ہیں وہ میرے بچے میں نہ چلے جاویں - اسی آرزو کے ماتحت والدین اپنے بچوں کی پرورش کرتے اور ان کو برائی سے روکتے ہیں - اور ہر بھلائی کا راستہ اختیار کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں - اور پھر لڑکی کا معاملہ تو لڑکے سے بہت زیادہ نازک ہے. وہ تو ماں کے گھر ایک مہمان کی طرح ہوتی ہے - اور ہر ماں اس بات کو خوب جانتی ہے کہ اس کو پرورش کر کے اور خانہ داری کے تمام فرائض سے آگاہ کر کے پرائے گھر میں بھیجدینا ہے - اور اس کو زندگی کا بہت بڑا حصہ اسی گھر میں گذارنا ہے - پھر یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ ماں بیٹی کو تعلیم ہی ایسی دے کہ وہ گھر جسمیں اسے زندگی کا بہت بڑا حصہ گذارنا ہوتا ہے. اس کے تمام مکینوں کو اپنا دشمن سمجھے. ہاں اگر ماں کو بھی اپنی ابتدائی زندگی میں ایسے تلخ تجربات میں سے گذرنا پڑے. تو ضروری ہے کہ وہ آگاہی کیلئے اپنی لڑکی کو متنبہ کرتی رہے - چنانچہ اکثر شرفا کے گھروں میں ہم نے دیکھا ہے کہ مائیں اپنی بیٹیوں کی تربیت کیوقت اکثر ایسے جملے استعمال کرتی ہیں. کہ بیٹی تمہاری ان افتادوں کا میرے گھر میں تو گذر ہو گیا لیکن اگلے گھر میں کیسے گذر ہو گا. یا بیٹی میں نے تو تمہاری غلطیاں